|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144502150143

محترم و مکرم جناب مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و بر کاتہ

مسئلہ یہ ہےکہ مسمی عبدالرحمن میں اور میری بیوی کے درمیان لڑائی ہوئی۔ لڑائی کی وجہ ھیکہ میری ایک مطلقہ ہے۔ جس سے میرا فی الوقت کوئی تعلق نہیں۔ اتفاقاً میرا وہاں سے کسی کام سے گزر ہوا ،تو میری خالہ ساس نے دیکھی اور میری بیوی کو آکر بتا دیا کہ عبدالرحمن آج فلانہ کی گلی سے آرہا تھا۔ جب کہ میں نے پہلے والی بیوی جو کہ مطلقہ ہے نا اس سے ملا،نا بات چیت کی، نا اس کے گھر گیا بلکہ میں صرف وہاں سے گزر رہا تھا. اسی بات کو لیکر میری منکوحہ مجھ سے لڑنے لگی کہ آپ اب اس کی طرف جانے لگے،میں نے بہت سمجھایا لیکن وہ یقین کرنے کیلے تیار نہیں .

پھر مجھے غصہ آیا نے غصے میں کہا ٹھیک ہے آج سے تمہیں تین سمجھو۔ یہ کہکر میں گھرسے باہر آگیا ۔اب آپ حضرات قرآن و حدیث کی روشنی سے بتائیں کہ میرے نکاح میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے کہ اگرہیں تواب میں کیا کروں ۔ واضح کرکے سمجھائیں۔ جزاك الله خیرا .

العارض عبدالرحمن

پتہ خیر آباد منگھو پر ٹاؤن کراچی فرد الفضل مسجد

03182815503

**الجواب حامدا ومصلیا**

واضح رہے کہ یہ الفاظ کہ " ٹھیک ہے آج سے تمہیں تین سمجھو " الفاظِ کنایہ ہیں، اگر شوہر نے مذکورہ الفاظ طلاق دینے کی نیت سے کہے تو ان سے طلاق واقع ہوگئی اور طلاق دینے کی نیت نہیں تھی تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔

البحر الرائق: (مسائل متفر قة، 549/8، ط: دار الکتاب الاسلامی)

( ولو قال الزوج داده أنكار وكرده أنكار ) لا يقع الطلاق ( وإن نوى الوقوع ) والفرق بينهما أن في الأولى إخبارا عن وقوع فيقع الطلاق وفي الثاني ليس بأخبار لأن معنى قوله داده أنكار افرضي أنه وقع أو احسبي فلا يقع به شيء وأنكار بفتح الهمزةوسكون النون وفتح الكاف الصماءوفي آخره راءمهملة ومعناه افرضي وقدري۔